

پھول نکل آتے ہیں۔ یہ سب کچھ فصل بہار کی آمد کا روشن ثبوت ہے۔ یوں ثابت ہو گیا کہ لطافت کثافت کے بغیر جلوہ نہیں دکھا سکتی اور اگر ہم فصل بہار کو آئینہ فرض کر لیں تو اس میں عکس پیدا کرنے کے لیے پشت پر جو مسالالگا یا جاتا ہے، وہ چمن ہے۔ اگر فرض کریں کہ فصل بہار کے آئینے سے مقصود فولادی آئینہ ہے تو چمن اس کا رنگار ہے یہاں وجہ شبہ سبزی ہے۔

۲۔ مشرح :- خواجہ حالی اس شعر کی شرح میں فرماتے ہیں :

” ساحل لاکھ اپنے تئیں بچائے، مگر حب دریا طغیانی پر آتا ہے تو ساحل محفوظ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح جہاں تو ساقی ہو وہاں ہوشیاری کا دعوے نہیں چل سکتا۔ یہ شعر حقیقت اور مجاز دونوں پر محمول ہو سکتا ہے۔ دریا جوش میں آتا ہے اور اس میں تلاطم پیدا ہوتا ہے تو کنارے اس کے لیے روک نہیں بن سکتے۔ وہ اپنے آپ کو کتنا ہی بچائیں، مگر پانی اچھل کر کناروں سے باہر آ جائے گا اور دور دور تک پھیل جائے گا۔ یہ بد ہی منظر ہے، جس سے ہر شخص آگاہ ہے۔ اسی کو سامنے رکھ کر شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! جس محفل میں تو ساقی بن جائے اور تیرے ہاتھوں زندوں کو شراب بٹمنے لگے تو سب پی پی کر مست و بخود ہو جائیں گے اور کوئی بھی ہوش کا دعوے نہ کر سکے گا۔

محبوب کی ساقی گری کو دریا کے جوش و تلاطم سے اور اپنے ہوش کو ساحل کی خودداری سے تشبیہ دی ہے۔ عام مشاہدہ یہی ہے کہ جب تک دریا میں جوش نہ ہو کنارے اس کے پانی کو ایک مقررہ بہاؤ پر چلاتے ہیں اور ادھر ادھر نہیں ہونے دیتے لیکن تلاطم کی حالت میں وہ بھی بے بس رہ جاتے ہیں۔



عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا      ورد کا حد سے گزرنا دوا ہو جانا